تفسير احمد

سُورَةُ القَارِعَة

Ketabton.com

جزء - 30

سوره «العاديات» کا تفسیر و ترجمہ

تصنيف: امين الدين « سعيدي - سعيد افغانى»

(c) ketabton.com: The Digital Library

بسم الله الرحمن الرحیم

سورة القارعه

جزء (30)

یه سورت مکی هے اس کی «۱۱» آیتیں ہیں

وجہ تسمیہ:

اس سورت کا نام لفظ قارعه سے شروع هونے کی وجه سے جس کا معنی خوف وهراس ہے"قارعه" رکھاگیا، سورت کے نام کا اس کےمحور سے جس پر یه سورت چل رهی هے گهرا تعلق هے ، "قارعه" قیامت کے ناموں میں سے ایک هے، جیسے "الحاقه"،"الصّاخة"،"الغاشية" وغیره ، یه سوره بعد از سوره قریش نازل هوئی هے .

"قارعه" قَرَعَ یا قُرِعَ کے ماده سے هے ، بمعنی کھٹکھٹانے کے هے، "قارع" یعنی: ٹھوکنے والا، مِقرَع: یعنی : ہتھوڑا ، یا ٹھوکنے کا آله سے لیاگیاهے، اور یهاں "قارعه" سے مرا قیامت هے، کیونکه یه موجوده حالات کو اپنے آنے کی ساتھ کچل دے گی۔

سورة القارعه کا مرکزی نکته

اس مبارک سوره کی بنیادی اور عمومی توجه درحقیقت لوگوں کو اس هولناک واقعے سے آگاه کرنا ہے، اور انهیں بےحسی اور ذمه داری کی کوتاهی سے نجات دلاناہے، نیز قیامت کے مسئلے کے بارے میں ان کے نقطه نظرکی اصلاح کرناهے، لوگوں کو ان کے عقیدے کے مطابق تقسیم کرنا قیامت اور قیامت کے واقعات میں سے هے .

سوره کی آیات، الفاظ اور حروف کی تعداد

"سورة القارعه " مکی هے، اس میں ایک (1) رکوع، گیاره (11) آیتیں ، پینتیس (35) الفاظ ، ایک سو ساٹھ (160) حروف اور اٹھاسی (88) نقطے هیں۔

(قرآن کی سورتوں میں حروف کی تعداد میں علماء کی آراءمختلف ہیں، اس بحث کی تفصیل کے لیے تفسیر احمد سورة الطور ملاحظہ کریں)

سورة القارعه اور سورة العادیات کا ربط وتعلق

سورة العادیات کے آخر میں قیامت کی تفصیل بیان کی گئ هے، آیات "9 تا 11" لیکن سورة القارعه میں مجموعی طور پر قیامت کے دن اور اس کے کھڑکھڑا نے کے بارے میں بحث کی گئی هے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة القارعة کے مشتملات اور فضیلت

اس سورت کے موضوع، مشتملات اور ادبی اسلوب سے بخوبی معلوم هوتاهے که یه مکی دور کی ابتدائی سورتوں میں سے ایک هے، اس سورت میں قیامت کے ابتدائی اور بعد کے مراحل کو مختصر مگر جامع الفاظ کے ساتھ اس طرح بیان کیا گیاهے که تمام هیبت ناک مناظر دیکھنے والوں کے سامنے مجسم طور پر ظاهر هوجاتے هیں، قیامت کے دن کا ذکر "القارعه" کے نام سے کیا هے، جب تمام چیزوں کا ریزه ریزه هوجانا اور ان کے درمیان ٹکراؤ ایک خوفناک آواز کی صورت میں هوگا، جس دن موجوده نظام درهم برهم هوجائے گا، اجرام فلکی اپنے مدارسے نکل کر ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے، پهاڑ چلنے لگیں گے ، ایک دوسرے سے ٹکرائیں گے، جیساکه خلا میں رنگین اون بکھری هوئی ہے، خلا میں اور زمین پر موجود بڑے بڑے اجسام واجرام کے ٹکرانے کی خوفناک آواز هرطرف گونج رهی هوگی، اس دن لوگ تتلیوں یا چھوٹی ٹڈیوں کی طرح خوف اور ڈر کے مارے هرطرف بکھرجائیں گے، پھر قیامت کے اگلے مرحلے کا نقشه کھینچ کر بتایا گیا که اس میں هرایک کی تقدیر اس کے اعمال کے وزن کے مطابق طے هوتی گی، اگر اس کا عمل با عزت هوا، تو اس میں وزن هوگا، اس میں معیار هوا ، قیمتی هوا ، تو وه ایک مطمئن زندگی حاصل کرے گا، لیکن اگر اس کا عمل هلکا، خالی، فضول بے مقصد هوا تو جهنم کی تپتی هوئی آگ اسے اپنی لپیٹ میں لے لے گی اور اس کے عمل کا بدله جهنم کا دهکتا گڑها هوگا۔

سوره مبارکه قارعه قیامت کے تصادم کی خصوصیت کو یاد دلاتے هوئے اس اهم حقیقت کی طرف اشاره کرتی هے که قیامت کے وقوع پذیر هونے کے ساتھ هی دنیاوی نظاموں کے تمام روابط ٹوٹ کر او رجس طرح قدرت کا نظام ٹکرا جائے گا اور پهاڑ ریزه ریزه هوجائیں گے اسی طرح انسانوں کا مربوط نظام بھی فنا هوجائے گا۔

قیامت کے آنے پر دوسرا نظام قائم هوگا، اس نئے نظام میں لوگوں کی قدرو منزلت کا تعین معاشرتی حیثیت اور معاشی دولت کی بنیاد پر نهیں کیا جائے گا ، بلکه لوگوں کو جانچنے کا واحد معیار هرایک کا پاکیزه عمل اور صحیح عقیده هوگا، اس دن جس کی نیکیاں اس کے اعمال نامے میں بھاری هوں گی اس کا انجام بهتر هوگا، اور جس کے اعمال نامے میں نیک عمل نه هوں تو دوزخ کے عذاب سے دچار هونے کے علاوه اس کے پاس کوئی چاره نهیں هوگا۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورة القارعة کے پیغامات

1 - قیامت ، متکبر اور متکبرانه رویوں کو کچلنے والی ھے، "اَلۡقَارِعَةُ مَا الۡقَارِعَةُ"۔

2 - قیامت انسانی سوچ سے باھرھے، نبی کو بھی وحی الٰھی کے بغیر اس کا علم نھیں " وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ"۔

3 - قیامت انسان کے حیرت میں پڑنے اور بکھرنے کا دن ھے "كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ"۔

4 - جنت عمل کے بدلے دی جائے گی نه که خواہش اور آرزوپر "مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ. فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ"۔

5 - مکمل خوش وخرم زندگی قیامت کے لیے خاص ھے، کیونکه اس دنیا میں کامیابی کے ساتھ ساتھ بیماری۔ چوری، حسد، نقصان وغیره بھی ہوتے ہیں "عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ"۔

6 - زندگی سے مطمئن ھونا جنتی معاشرے کی نشانیوں میں سے ھے "فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ " ۔

7 - سزا اور انجام کی بنیادعمل ھے جسے انصاف کے ترازو میں تولا جائے گا ، "ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ، خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ"۔

سوره قارعه کی آیات مبارکه کی عمومی تقسیم

سورت کی پهلی تین آیات قیامت کے عظیم واقعه کی طرف اشاره کرتی هیں، یعنی : وھی کھڑکھڑانے والی ۔
آیات " 4 اور 5" میں حالات اور پھاڑوں کی صورتحال بتائی گئی ہے ۔
آیت "6" سے سورت کے آخر تک قیامت پر ایمان اور عدم ایمان کے مطابق لوگوں کی تقسیم بتائی گئی ھے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

سورة القارعة

اَلۡقَارِعَةُ۝۱ مَا الۡقَارِعَةُ۝۲ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ۝۳ يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ۝۴
وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ۝۵ فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ۝۶ فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ۝۷ وَاَمَّا مَنۡ
خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ۝۸ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ۝۹ وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ۝۱۱

سورت کا ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ	شروع کرتاھوں الله کے نام سے جوبڑا مهربان نهایت رحم والاھے
اَلۡقَارِعَةُ۝۱	کھڑکھڑانےوالی
مَا الۡقَارِعَةُ۝۲	کیا ھے وہ کھٹکھٹانے والی ؟ (بڑی آفت کیا اورکیسی ھے؟)
وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا الۡقَارِعَةُ۝۳	تم کیا جانو وہ بڑی آفت کیا ھے اور کیسی ھے
يَوۡمَ يَكُوۡنُ النَّاسُ كَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ۝۴	وہ دن جب لوگ بکھرے ھوئے پروانوں کی طرح هوجائیں گے
وَتَكُوۡنُ الۡجِبَالُ كَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ۝۵	اور پهاڑ رنگ برنگے دُھنکی ھوئی اُون کی طرح ھوجائیں گے
فَاَمَّا مَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِيۡنُهٗ۝۶	تو لیکن وہ شخص جس کے پلڑے بھاری هوگئے
فَهُوَ فِىۡ عِيۡشَةٍ رَّاضِيَةٍ۝۷	تو وہ خوشی کی زندگی میں هوگا
وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِيۡنُهٗ۝۸	اور لیکن وہ شخص جس کے پلڑے هلکے هوگئے
فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ۝۹	اس کی جائے قرار گهری هاویه هوگی
وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا هِيَهۡ۝۱۰	اور تمهیں کیا خبر که وہ کیا چیز ھے ؟
نَارٌ حَامِيَةٌ۝۱۱	ایک بھڑکتی هوئی آگ

(c) ketabton.com: The Digital Library

سورت کی تفسیر

محترم قارئین:
اس سورت کی مبارک آیات میں: قیامت کا خوف، اور انسان کی نیکی او ر بدی کا پیمانہ جیسےموضوعات پر بحث کی گئی ھے ۔

اَلۡقَارِعَةُ۱ﮂ	کھڑکھڑانےوالی

"قَارِعَة" کھڑکھڑانے والی، مشکل اور بڑی آفت کو کھتے ھیں (جس کا ذکر سوره رعد آیت : "31" میں ھے) "اَلۡقَارِعَةُ" قیامت کے ناموں میں سے ایک ھے. یعنی : دلوں کو ھلادینے والی اپنے خوف وھراس سے، یا الله کے دشمنوں کو کچلنے والے قیامت کے دن کے عذاب سے ، دلوں کو دہلانے والی قیامت کو "اَلۡقَارِعَةُ " کھا گیاھے، کیونکه یه اپنی وحشت کی وجه سے دلوں کو ھلادے گی ۔

"اَلۡقَارِعَةُ " قرع کے ماده سے ہے ، اس کا لفظی ترجمه: "ٹھوکنے والی" ھے ، قرع کے معنی کسی چیز کو کسی چیز پر زور سے مارنے کے ھیں، جس سے سخت آواز نکلے ، جس طرح که اس کی تعبیر سوره رعد آیت "31" میں آئی ھے : "وَلَا يَزَالُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا تُصِيۡبُهُمۡ بِمَا صَنَعُوۡا قَارِعَةٌ اَوۡ تَحُلُّ قَرِيۡبًا مِّنۡ دَارِهِمۡ حَتّٰى يَاۡتِىَ وَعۡدُ اللّٰهِ‌ؕ ﮂ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخۡلِفُ الۡمِيۡعَادَ۳۱ﮂ" ترجمه: اور کافروں پر ہمیشه ان کے اعمال کے بدلے مصیبت آتی رہے گی۔یا ان کے مکانات کے قریب نازل ہوتی رہے گی،یہاں تک کہ خدا کا وعدہ آپہنچے۔بے شک خدا وعدہ خلافی نہیں کرتا۔
جن لوگوں نے کفر کیا ھے ان پر ان کے کرتوتوں کی وجه سے کوئی نه کوئی آفت نازل هوتی رهتی ھے، یا ان کے گھر کے قریب کھیں نازل هوتی ھے، یه سلسله چلتارھے گا ، یهاں تک که الله تعالی کا وعده آن پورا هو، یقیناً الله اپنے وعدے کی خلاف ورزی نهیں کرتا"۔
اهل کفر اپنے کیے کی وجه سے مسلسل ایک کربناک آفت یا عذاب الٰهی سے دوچار رھیں گے، جیساکه هم نے ذکر کیا: اس مبارک آیت میں "قارعه" سے مراد ایک بڑی آفت ہے جو انسانوں کی حالت کو بگاڑدے گی ، اور ان کے حالات کو اس طرح کچل دے گی که وه دوباره وه خود کو منظم نهیں کرسکیں گے ۔

سوره حاقه میں یه تعبیر اس طرح بیان کی گئی ھے : "اَلۡحَآقَّةُ۱ﮂ مَا الۡحَآقَّةُ‌۲ﮂ وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا الۡحَآقَّةُ۳ﮂ كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ وَعَادٌۢ بِالۡقَارِعَةِ۴ﮂ " (سوره حاقه: 1 تا 4) "(دن) واقع

(c) ketabton.com: The Digital Library

هونے والی (قیامت) وہ واقع هونے والی کیا هے؟ (قوم) ثمود اور (قوم) عاد نے اس کھڑ کھڑانے والی (قیامت)کو جھٹلایا" یہاں قارعه سے مراد وهی بڑی آفت هے ، ایک بڑی آفت جو ایسی صورت حال کی طرف لے جائے گی، جو انسانوں کے لیے سازگار نہیں هوگی ۔
جیساکه هم نے ذکر کیا هے :"القارعه" قیامت کے ناموں میں سے ایک نام هے، قیامت کا آغاز جو دنیا کو هلادے، اور اس کی خوف اور وحشت کفار، منافقوں اور مشرکوں کے دلوں کو لرزادے، بلاشبه اس قسم کا خوف و دهشت کافروں ، منافقوں ، مشرکوں اور بدکاروں کو گھیرلے گی، جبکه اهل ایمان خوش وخرم اور مصائب وآلام سے دور رهیں گے (اس کی تفصیل سورة البقره: 262 ، سوره مائده : 69 ، سوره یونس : 62 ، سوره زخرف : 68 ، سوره احقاف: 13، ملاحظه فرمائیں)۔

مَا الْقَارِعَةُ ؀٢	کیا هے وہ کھٹکھٹانے والی ؟ (بڑی آفت کیا اورکیسی هے؟)

"ما" کیا هے؟ وہ کیساهے؟ یه سوال اس کی عزت وتکریم کے لیے هے، یعنی یه سخت اور شدیدٹھونکنے والی کیا هے؟

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ؀٣	تم کیا جانو وہ بڑی آفت کیا هے اور کیسی هے

یه تکرا ر خوف کی شدت اور قیامت کے دن دهشت کے بڑھنے پربھی تاکید کرتی هے، یعنی تم کیا جانوکه وہ کھڑکھڑانے والی کتنی بڑی اور دہشت ناک هے؟ یعنی وہ کھڑاکھڑانے والی اس سے بڑی هے که انسانی سمجھ اس تک پهنچ سکے اور اس کا ادراک کرے، اور اس کا تصور بھی کرے ، اس کے بعد خود هی اگلی آیات میں اس کی وضاحت کرتاہے:

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ؀٤	وہ دن جب لوگ بکھرے هوئے پروانوں کی طرح هوجائیں گے

جس دن لوگ بکھرے هوئے پروانوں کی طرح ادهر اُدهر حیران و پریشان پھررهے هوں گے، "اَلْمَبْثُوْثِ" بکھرے هوئے ، "یوم " قیامت ، یه وہ دور هوگا جو پهلی صور پھونکنے سے شروع هوگا ، اور لوگوں کے درمیان فیصلے پرختم هوجائے گا، "اَلْفَرَاش" پروانے، اسم جنس هے، ایسے پروانے مراد هیں جو آگ کی روشنی کے گرد پریشان گھومتے هیں ، جلتے هیں اور گرتے هیں، عرب کے لوگ، نادانی، الجھن اور کام کے انجام سے بے خبری پر تتلی یا پروانے کی مثال دیتے ہیں۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

"الْمَبْثُوْثِ" پھیلے ہوئے ۔

وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ۝۵	اور پھاڑ رنگ برنگے دُھنکی ھوئی أُون کی طرح ھوجائیں گے

"كَالْعِهْنِ " أُون ، دُھنی ھوئی أُون ، "الْمَنْفُوْشِ" دھنی ھوئی ، یا دھنکی ھوئی

اور گرد وغبار کی طرح ھوامیں بکھرے ھوئے ھوں گے، کیونکه وه زور سے ھلیں گے اور اُکھڑجائیں گے، اور اپنی جگه سے دور جا گریں گے، یهاں تک قارعه یعنی قیامت کے پهلے مرحلے کا ذکر ھے، یعنی جب وه عظیم اور کربناک واقعه پیش آئے گا جس کے نتیجے میں پورا نظام عالم درھم برھم ھوجائے گا تو لوگ اس طرح بھاگ کر منتشرھوجائیں گے جیسے که کیڑے مکوڑے اورپتنگے جو روشنی کی طرف آتے ہیں اور ھرطرف بکھرے ہوتے ہیں ، اور پھاڑ دُھنی ھوئی اُون کی طرح ھوا میں اڑجائیں گے ، پھاڑوں کو رنگین اون سے اس لیے تشبیه دی گئی ھے، کیونکه ان کے مختلف رنگ ھوتے ھیں، یه اس خوفناک دن یعنی : قیامت کے دن کی خصوصیات کی دوسری تفصیل ھے ۔

مفسرصاوی نے کھاھے که : انسان کی حالت کو پہاڑوں کے ساتھ اس لیے ذکر کیا تاکہ یہ بتائے کہ قارعہ مضبوط بڑے اور سخت پہاڑوں کو اس طرح متأثر کرے گا اگر چه وه پهاڑ مکلف بھی نھیں ھیں ، لیکن وه بکھرکر دُھنی ھوئی اُون کی طرح ھوں گے، تو پھر ایک کمزور انسان کی کیا حالت ہوگی ؟ (صاوی: 374/4)۔

پھر اس دن انسانوں کی حالت کا ذکر کیا جو دوقسموں میں تقسیم ھوں گے، ایک گروه خوش نصیب، دوسرا گروه بدبخت ، بدنصیب ۔

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ۝۶	تو لیکن وه شخص جس کے پلڑے بھاری ھوگئے

"ثَقُلَتْ" بھاری ھوئے ، "مَوَازِيْنُهٗ" جمع میزان، ترازو، اس کو جمع کی صورت میں ذکر کرنا اس کی تعظیم کے لیے ھے، یا جمع موزون، یعنی: انسانی اعمال کی وجہ سے، (مالاحظه فرمائیں: سوره اعراف : 8) ۔

توجس شخص کی نیکیوں کے اعمال نامے اور ترازو بھاری ھوگئے، یعنی اس کی نیکیاں زیاده ھوئیں تو اس کے اچھے اورنیک کاموں کو ترجیح دی جائے گے، کیونکه وه پاکیزه اور خوشی کا باعث ھیں، میزان یا ترازو کے بارے میں علماء کی تین آراء ھیں، اور تینوں نظریات درست او رتائید شده ھیں:

1 - قیامت کے دن انسانوں کے اعمال کے صحیفے تولے جائیں گے۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - انسان خود هی ترازو میں تو لے جائیں گے۔
3 - قیامت کے دن انسان کے اعمال مجسم بنا کر تولے جائیں گے۔
یادر ھے که: جزاء و سزا کی بنیاد انسانوں کا عمل ھے، جس کو انصاف کے ترازو میں تولا جائے گا، "ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُهٗ" "خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ"۔
یہ آیت اور دیگر آیات قیامت کے پیمانے کے بارے میں بتاتی ھیں که وہ میزان اور پیمانه حق ھے، اهل السنه والجماعت کے صحیح عقیدے کے مطابق انسانی اعمال کو تولاجائے گا ۔

فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ○	تو وہ خوشی کی زندگی میں هوگا

"عِیۡشَةٍ" زندگی، "رَّاضِیَةٍ" راضی کرنے والی، یعنی: ایسی زندگی جس سے وہ راضی اور خوش هو، (ملاحظه هو: سوره حاقه 21) تو وہ اچھی زندگی میں هوگا، یعنی: وہ پاکیزہ اور باوقار زندگی میں، نعمتوں سے بھری جنت میں، صحیح جگه اور محفوظ مقام پر، صحت اور انسانیت کے مقام پرہوگا، خوشی وسکون اور مسرت والی زندگی بسرکرےگا ۔
"عِیۡشَةٍ" ایک ایسا لفظ سے جس میں جنت کی تمام نعمتیں شامل هیں، "راضی" رَضی کے ماده سے ھے، اطمینان قلب کے بعد کی حالت کو رضایت کهتے هیں، اور ایسے شخص کو راضی کهاجاتاھے، قیامت کے دن هرکوئی اپنے حقوق پرمطمئن هوگا، اور هرکسی کو اپنے اعمال کے نتائج پرکوئی اعتراض نهیں هوگا، اهل جنت جسم، روح اور دل کے لحاظ سے خوشی، سکون او راطمینان میں هونگے، کوئی غم، غصه اور ناراضگی ان کو نهیں هوگی، بهت سے مفسرین نے کها ھے کہ اس کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی سے راضی هوں گے ۔

وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ ۙ○	اور لیکن وہ شخص جس کے پلڑے هلکے هوگئے

"خَفَّتۡ" هلکے هوئے، اس سے مراد نیکیوں کا هلکا هوناہے، یا نیکیوں کا برائیوں کے مقابلے میں کم هونا، یعنی : اس کے نیکیوں کا پلڑا نیکیوں کی کمی کی وجه سے وزن نه رکھتاهو، اور اس کے گناهوں کا بوجھ زیادہ ہو تو وہ رحمت سے دور هوگا، اور تباهی اس کا انتظار کررهی هوگی ۔
"خَفَّتۡ" ثَقُلَتۡ: کے مقابلے میں ھے، خَفَّتۡ: یعنی: هلکا هونا، خفیف: هلکا، اس مبارک آیت کا یہی موضوع قرآن عظیم کی متعدد آیات میں مذکور ھے، اگر

(c) ketabton.com: The Digital Library

هم آیات مبارکه کے مفهوم پر غور کریں تو اس آیت کا مفهوم همارے لیے بالکل واضح هوجائے گا ۔
سوره اعراف میں فرمایاگیا هے که:" اس دن حق کا وزن هوگا، پس جس کا پیمانه وزنی هوگا وهی نجات پانے والا هے، اور جس کا پیمانه هلکا هوگا، پس وهی هیں جو خود کو نقصان میں ڈالتے هیں" (اعراف : 98) اور سوره کهف میں هے : "کهه دے کیا هم تمهیں سب سے زیاده خسارے والے لوگوں کے بارے میں بتائیں؟ وه لوگ جن کی کوششیں دنیا کی زندگی میں ضائع هوگئیں اور وه سمجھتے هیں که وه اچھا کام کررهے هیں ، یهی لوگ هیں جنهوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا، تو ان کے اعمال ضائع هوگئے، سوهم قیامت کے دن ان کے لیے کوئی وزن قائم نهیں کریں گے" (کهف: 1-3 – 105)
اور سوره انبیاء میں فرماتا هے: "اور هم قیامت کے دن ایسے ترازو رکھیں گے جو عین انصاف کے هوں گے، پھر کسی شخص پر کچھ ظلم نه کیا جائے گا اور اگر رائی کے ایک دانے کے برابر عمل هوگا تو هم اسے لے آئیں گے اور هم حساب لینے والے کافی هیں (انبیاء: 47)۔
ان آیات سے واضح هوتاهے که کفر اور انکا رحق اتنی بڑی بُرائی هے که یه لازمًا بدی کے پلڑے کو جھکادے گی، اور کافر کے کسی نیکی میں اتنا وزن نهیں هوگا که اس کی نیکیوں کے پلڑے کو وزنی کرکے جھکادے ، البته مؤمن کے پلڑے میں اس کے ایمان کا وزن بھی هوگا، پھر اس کے پاس موجود هر برائی کو برے اعمال کے پلڑے میں ڈال دیا جائے گا، اور اس کے بعد دیکھا جائے گا که اس کے نیکیوں کا پلڑا بھاری هے یا اس کی برائیوں کا ۔

فَأُمُّهُۥ هَاوِيَةٌ۝	اس کی جائے قرار گهری هاویه هوگی

"أُمُّهُ" اس کی ماں ، یهاں مراد ہے: اس کا ٹھکانه ۔

اس لیے اس کا ٹھکانه اور انجام جهنم کی آگ هے، اور وه اس کی تهه میں گرے گا، اسے ماں "امّ" کهاگیاهے، کیونکه ماں اپنے پریشان بچے کو پناه دیتی هے، جهنم کی آگ بھی ان مجرموں کو جگه دے گی، جیسے بچے اپنے ماؤں کی طرف پلٹتے هیں، وه بھی جهنم کی طرف جائیں گے، اور یه ان کو ماں کی طرح گود لے لیگی ، اس میں کوئی شک نهیں هے که: ماں تمام بچوں کے لیے پناه گاه هے، لیکن وهاں پر ماں جہنم ہے جوکہ جهنمی لوگوں کے ایک گروه کی پناه گاه هوگی، "هَاوِيَةٌ" (هوی) سے بمعنی گرنے کے هے، اور دوزخ لوگوں کے گروهوں کی صورت میں گرنے

(c) ketabton.com: The Digital Library

کی جگه هے -
مفسرابوسعود فرماتے هیں: "هَاوِيَةٌ " جهنم کی آگ کے ناموں میں سے ایک نام هے، چونکه یه بهت گهری هے، اسی لیے اسے "هَاوِيَةٌ " کهاگیاهے: جهنمیوں کے اس میں گرنے کا دورانیه ستر(70) سال طویل هوگا (ابوسعود: 282/5)-
قتاده نے کهاهے "أُمُّهٗ هَاوِيَةٌ" یعنی : اس کا سر جهنم کے پاتال میں الٹاهوگا، لیکن پهلا قول واضح هے، "فَأُمُّهٗ" (اُم) بمعنی ماں یا مرجع هے ، اس لیے "اُم" کو ماں کهاجاتاهے که بچے مختلف اوقات میں اس کی طرف پلٹتے هیں، وه ان کے لیے پناه گاه هے، لیکن یه "ام" کے لیے زیاده معنی رکھتاهے جب وه باپ کے ساتھ هوتاهے ، جب تک لڑکی کی شادی نه هوجائے وه اُم نهیں بن سکتی ؛ لهذا بیٹی کا ماں بننا ایک ایسی فضیلت هے جو الله تعالی اسے عطاکرتاهے ، جب وه بیٹی هوتی هے تو اسے صرف بیٹی هونے کا مقام حاصل هوتاهے، جب اس کی شادی هوتی هے تو وه بیٹی هونے کے ساتھ ساتھ بیوی بهی هے، اور اس کے علاوه ماں دادی نانی بهی بنتی هے، یعنی اسے مختلف عهدے ملتے جاتے، او رهرعهدے پر اس کا استحقاق هوتاهے ، اس استحقاق کےمطابق اس کی عزت او ربڑھ جاتی هے، ماں کا مقام معین هے" أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ " (بخاری : 5971 اور مسلم : 2548) "مخلوقات میں سے سب سے زیاده حقدار اچھے سلوک کی باپ سے بهی زیاده" به هرحال "ام" یهاں بمعنی مرجع، پناه گاه اور سهارا کے هے -

اس آیت کی تفسیر میں علماء کی دورائے هیں:

1 - جهنم کی آگ اسے ماں کی طرح گلے لگائے گی ، گویا آگ اس کی ماں هے، اور وه همیشه آگ میں رهے گا (أمّه یعنی اس کی ماں) -

2 - اس کے گناهوں کی وجه سے اسے سر کے بل آگ میں پھینک دیا جائے گا (أمّه یعنی : سرکے اوپر کا حصه)-

ایسے لوگوں کا ٹھکانه اور پناه گاه "هَاوِيَه" هے ، جس کا مطلب ہے گهری کهائی، اور وه جگه جهاں گِرے هوئے لوگ رهیں گے، وه لوگ جو ذاتی کرداراور مادی اور روحانی لحاظ سے گِرے هوئے هیں ، وه لازمی هاویه میں هوں گے، دنیا میں یه کهاجاسکتاهے که "هَاوِيَه" دنیا میں کمزور صورت میں موجود هے، وه لوگ جو ایمان اور اخلاق کے لحاظ سے پیچھے هیں،

(c) ketabton.com: The Digital Library

اور اپنے پیچھے رھنے پر فخر کرتے ھیں، یه لوگ "هَاوِیَه" میں ھیں، اور اسی میں گرگئے ھیں .

وَمَآ أَدۡرَىٰكَ مَا هِيَهۡ ۝١٠	اور تمھیں کیا خبر که وه کیا چیز ھے ؟

"مَاهِيَهۡ" (ما) استفهامیه اور (هی) ضمیر اور (ه) سکته سے مرکب ھے (ملاحظه هو: سوره حاقه آیات: 19 ، 20، 25 ، 26 ، اور 29) استفهام خوفناک اور مشکل صورتحال کی وجه سے ھے، یعنی خوف او ردهشت کو بھڑکا کریه تاثر پیدا کرناکه جهنم حد ادراک اور متعارف سے باهر ھے اس طرح که انسان اس کی حقیقت کو نهیں سمجھ سکتا .

"مَاهِيَهۡ " اگر چه یهاں جهنم یا پاتال کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیاھے ، لیکن جو لوگ نیکی او راعمال صالحه کے لحاظ سے پسمانده ھیں اور ان کے اعمال ناموں میں نیک اعمال درج نهیں ھیں، تو وه دونوں معنی کے اعتبارسے گرے هوئے ھیں، دنیا میں روحانی زوال اور آخرت میں مادی زوال ،اس لیے دونوں زوالوں کو "هَاوِیَه " سے تعبیر کیا جاسکتاہے.

نَارٌ حَامِيَةُۢ ۝١١	ایک بھڑکتی هوئی آگ

"حَامِيَةُۢ " بهت زیاده گرم اور جلانے والی (ملاحظه هو: سوره غاشیه :4) یه بهت گرم، هرطرف پھیلی هوئی اور سخت بھڑکتی آگ ھے، جس کا درجه حرارت معمول کی حد سے بڑھ چکاھے، (شدیدالحرارة) یه ایسی دهکتی اور بھڑکتی هوئی آگ ھے، جس میں ذرا سا بھی رحم اور همدردی نهیں ھے، اور یه ممکن نهیں ھے که جو شخص اس میں داخل هوجائے تو اس سے بچ کر نکل جاسکے، جس کی گرمی دنیا کی آگ سے "70" گنا زیاده ھے، انسان کا جسم اس آگ کوبرداشت کرنے کے لیے بدل جائے گا، اور هربارجلنے کے بعد، اس کی جگه دوسری کھال چڑھادی جائے گی تا که اسے دوباره عذاب دیا جائے .

"حَامِيَةُۢ" گرم، حم کے اصل سے ہے ، یحم ، حمًّا وحمامًا بمعنی بهت زیاده گرم او رشدید حرارت کے ھے، "ماءحمیم" کھولتا هوا پانی، "نارٌحمیم" بھڑکتی هوئی، بے انتهاگرم آگ، حدیث شریف میں ھے که: " نارُبنی آدم التی توقدون جزءمن سبعین جزءامن نار جهنم...." (بنی آدم کی آگ جو تم جلاتے هو جهنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصه ھے...)

(c) ketabton.com: The Digital Library

اسی طرح حدیث مبارکه میں هے که: " إن أهون أهل النار عذاباً: من له نعلان، يغلي منها دماغه" (دوزخیوں میں سے سب سے هلکا عذاب والاشخص وه هوگا جس کے دونوں جوتے آگ کے هوں گے، ان سے اس کا دماغ کھولے گا).
(رب کریم همیں اپنے فضل وکرم سے اس سے محفوظ فرما)

قیامت اور اس کی نشانیاں:

قرآن کریم نے :1500" پندره سو سے زیاده آیتوں میں قیامت اور اس کی نشانیوں کے بارے میں تفصیلی بحث کی هے، اگر قیامت کے بارے میں مذکوره آیات کے مجموعے کی تشریح اور تجزیه کیا جائے تو ان آیات کو کئی قسموں میں تقسیم کیا جاسکتاهے:

پهلی قسم: ان لوگوں کے جواب سے متعلق هے جو مجموعی طور پر قیامت کا انکارکرتے هیں، ان آیات کی دوسری قسم ان لوگوں کا جواب هے جو قیامت واقع هونے کے بارے میں شک وشبه رکھتے هیں، اور حیرت سے پوچھتے هیں :که انسان جب مرجاتاهے اور اس کا جسم مٹی هوجاتاهے ، تو وه کیسے زنده هوگا ؟ اور اس کا گوشت ، چمڑا ، آنکھ اور بھویں وغیره.دوباره پهلی حالت میں کیسے آئیں گے، چنانچہ رب ان کے جواب میں فرماتا هے: "قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِيٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ۝ " (سوره یاسین 79) (کهدو کہ ، انهیں وهی زنده کرے گا جس نے پهلی مرتبہ انهیں پیدا کیا تھا) ان آیات کی تیسری قسم اهل جنت کو عطا کرده نعمتوں جیسے موضوعات سے متعلق بحث کرتی هے، جن میں جنت کی زندگی، حور وغلمان اور شهد کی نهریں هیں، اور اس دنیا کی تمام نعمتوں کے بارے میں بھی بحث کی گئی هے.
ان آیات کی چوتھی قسم میں خدا کے غضب اور جهنم کی آگ او رطوق، جهنمی لوگوں کی خوراک او ر راستہ، ترازو اور عالم برزخ کی تصویر کشی کی گئی هے .

اسی طرح بعض آیات ایسی بھی هیں جو بالواسطه طور پر قیامت کے بارے میں تو بحث کرتی هیں لیکن قبر، عذاب، جنت اور جهنم کا براه راست ذکر نهیں کرتیں، جیسے : "فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۝٨ " ترجمه: "توجس نے ذره بھر نیکی کی هوگی وه اس کو دیکھ لے گا ، اور جس نے ذره برابر برائی کی هوگی وه اسے دیکھ لے گا ".

محترم قارئین:

قیامت کے دن اور اس کی نشانیوں اور علامات کے بارے میں بهت سی احادیث و روایات موجود هیں اور همارے رب نے اپنے نبیؐ کے ذریعه هم انسانوں کو قیامت کے دن کی علامات اور واقع هونے کے بارے میں آگاه

(c) ketabton.com: The Digital Library

کیاهے، که جنهیں چهوٹی اور بڑی نشانیاں کها جاتا هے: ان میں سے چند احادیث کا زیل میں تذکره کیا جارہاہے: عمربن الخطاب رضی الله عنه سے مروی مشهور حدیث ہے کہ : "بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ يَوْمٍ، إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ، لا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ، وَلا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ، حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِي صلى الله عليه وسلم، فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى رُكْبَتَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى فَخِذَيْهِ، وَقَالَ: يا مُحَمَّدُ، أَخْبِرْنِي عَنْ الإِسْلاَمِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ رضی الله عنه: (الإِسْلاَمُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لاَ إِلهَ إِلاَّ اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ، وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الْبَيتَ إِن اسْتَطَعْتَ إِلَيهِ سَبِيلاً). قَالَ: صَدَقْتَ، فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ. قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِيمَانِ، قَالَ: (أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ، وَمَلاَئِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيرِهِ وَشَرِّهِ). قَالَ: صَدَقْتَ، قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ الإِحْسَانِ. قَالَ: (أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ). قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنِ السَّاعَةِ، قَالَ: مَا الْمَسْؤُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ). قَالَ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَمَارَاتِهَا، قَالَ: (أَنْ تَلِدَ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبُنْيَانِ). ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيا ثُمَّ قَالَ: (يا عُمَرُ أَتَدْرِي مَنِ السَّائِلُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: (فَإِنَّهُ جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ). رَوَاهُ مُسْلِمٌ). "

ترجمه: ایک دن هم رسول الله صلی الله علیه وسلم کے پا س بیٹھے هوئے تهے ، اتنے میں ایک شخص آیا، اس کے کپڑے بهت سفید اور بال بهت کالے تهے، اس پر سفر کے آثار بهی نهیں دکهائی دے رهے تهے، اور هم میں سے کوئی اسے جانتابهی نهیں تها، وه رسول الله صلی الله وعلیه وسلم کے پاس آکر بیٹھا، اپنے گهٹنے کو آپؐ کے گهٹنے سے لگالیا اور اپنی هتهلیاں آپؐ کے رانوں پر رکهیں، پهر کها: اے محمد صلی الله علیه وسلم مجهے اسلام کے بارے میں بتائیے ؟ رسو ل الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: اسلام یه هے که تم اس بات کی گواهی دو که الله تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نهیں اور محمد (صلی الله علیه وسلم) اس کے رسول هیں ، نماز قائم کرو ، زکاة ادا کرو، رمضان کے روزے رکهو اور اگر الله کے گهر تک جانے کی استطاعت هو، تو اس کا حج کرو، وه بولا: آپ نے سچ فرمایا، همیں اس پر تعجب هوا که آپؐ سے سوال کرتاهے اور پهر خود هی آپ کی تصدیق بهی کرتاهے، پهرکها: اے محمدؐ مجهے ایمان کے بارے میں بتائیے، آپؐ نے فرمایا: ایمان یه هے که تم الله پر، اس کے فرشتوں اس

(c) ketabton.com: The Digital Library

کی کتب، اس کے رسولوں، آخرت کے دن پر اور ہراچھی و بری تقدیر پر ایمان لاؤ، وہ بولا: آپ نے سچ فرمایا، پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ آپؐ نے فرمایا: الله کی عبادت اس طرح کرو، گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے، تو وہ تمھیں دیکھ رہاھے، وہ کہنے لگا: آپ مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ آپؐ نے فرمایا: جس سے سوال کیا جارھاھے، وہ سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا، اس نے کہا: اچھا تو مجھے اس کی نشانیاں بتائیے؟ آپؐ نے فرمایا: (نشانیاں یہ ھیں کہ) لونڈی اپنے مالک کو جنےگی، تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے بدن ، مفلس اور بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے، اس کے بعد وہ چلاگیا، میں کچھ دیر تک ٹھہرارھا، پھر آپؐ نے فرمایا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ پوچھنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا : الله اور اس کے رسول زیادہ بہتر جانتے ھیں، آپؐ نے فرمایا: وہ جبرئیل (علیه السلام) تھے، وہ تمھیں تمھارے دین کے معاملات سکھانے آئے تھے"۔

محترم قارئین کرام: قیامت کا وقت یا قیامت کب شروع ھوگی؟ کے بارے میں شریعت اسلامیه کا حکم ھے کہ قیامت کے وقت کو الله تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا، ارشاد باری تعالی ھے: "وَعِندَهُۥ عِلۡمُ ٱلسَّاعَةِ" (سورہ زخرف: 58) یعنی: "اور قیامت کا علم اس کے پاس ھے"۔

البتہ قیامت کے قیام کی نشانیاں ھیں، ان علامات کے ظھور کی بنیاد پر یہ معلوم کیا جاسکتاھے کہ قیامت کا وقت قریب ھے، ان نشانیوں کو شرع کی اصطلاح میں "اشراط السّاعة" کا نام دیاگیاہے، جس کا مطلب ھے قیامت کی علامات اور نشانیاں جو اس کے قیام سے پہلے ظاہر ہوں گی۔

علامات قیامت:

علماء کرام نے علامات قیامت تین حصوں میں تقسیم کی ھیں، پہلاحصه: پہلے حصے میں وہ نشانیاں اور علامات شامل ھیں جو اپنے اپنے دور کی نشانی اور علامات سے متعلق ھیں کہ آئی اور ختم ھوگئی ان میں سے۔

1 - ایک نبی اکرم صلی الله علیه وسلم کی بعثت ھے۔

صحیحین میں ہے انس بن مالک رضی الله عنه رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کرتے ھیں: " بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ. وَضَمَّ السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى (بخاري (6504)، وصحیح مسلم (2951)"۔

(c) ketabton.com: The Digital Library

2 - چاند کا دو ٹکڑے ہوناهے، الله تعالی نے اپنی کتاب میں اس کی خبردی هے، فرمایا هے : " اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ۝۱" (سوره قمر:1) ترجمه: "قیامت قریب آپهنچی اور چاند شق هوگیا".

3 - مملکت حجاز میں آگ کا ظاهر هونا ، جس کی روشنی میں بُصری میں اونٹوں کی گردنیں نظرآئیں گے: شیخین ابوهریره سے روایت کرتے هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى " (بخاري (7118)، وصحيح مسلم (2902). ترجمه: "قیامت اس وقت تک قائم نه هوگی جب تک که ارض حجاز سے ایک آگ نکلے گی جو (شام کے شهر) بصری میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی"

"بُصری" ایک مشهور شهر جو که موجوده سوریه میں واقع هے، جسے حوران کهاجاتاهے، دمشق کے قریب هے، (معجم البلدان : 441/1) اور (شرح نووی برصحیح مسلم : 30/18) اور (فتح الباری: 80/13)-

یه آگ اسی طرح ظاهرهوئی جس طرح اطلاع رسول الله صلی الله علیه وسلم نے سنه 654 عیسوی کے دوسرے جمعة المبارک میں دی تهی، جو که مدینه کے شرقی حصه میں ظاهر هوگئی، اور اس کی وجه سے آگ کی وادی بهه نکلی، وهاں کے لوگوں اور شام کے لوگوں نے اس کی روشنی کو دیکها اور بصری کے لوگوں نے اس کی روشنی میں اونٹ کی گردنیں دیکهیں، جس طرح بنی صلی الله علیه وسلم نے خبردی تهی .

دوسرا حصه:

دوسری قسم درمیانی علامات کی ہے، اور اس میں وه نشانیاں شامل هیں جو ظاهر هوئیں مگرختم نهیں هوئیں، بلکه زیاده هوئیں، اور بهت زیاده پهیل گئی هیں، که ان میں سے ایک یه که لونڈی نے اپنے آقاکو جنم دیا، اور آپ دیکهتے هیں که ضرورت مند، ننگے پاؤں لوگ اور چرواهے کثیر المنزله اور اونچی عمارتیں بنارہے هیں ، جیساکه حدیث جبریل میں هے که: انهوں نے کها: مجهے قیامت کے دن کے بارے میں خبر دیں، تو آپؐ نے فرمایا : "اس معاملے میں مسئول کو سائل سے زیاده علم نهیں هے" اس شخص نے کها: پس مجهے قیامت کی نشانیوں سے آگاه کردیں، فرمایا: لونڈی اپنے آقا کو جنم دیگی، اور ننگے پاؤں اور برهنه جسم والے مفلس، اور بهیڑ بکریاں چرانے والے چرواهوں کو دیکهو گے بڑی بڑی عمارتیں بنائیں گے .

ان نشانیوں میں سے تیس (30) دجالوں کا ظاهرهونا ہے ان میں سے ہرایک نبوت کا دعوی کرے گا، جیساکه حدیث مبارکه میں حضرت ابوهریرهؓ سے

(c) ketabton.com: The Digital Library

روایت ھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا:"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ" بخاري (3609)".
ترجمه: " تیس کے قریب کذاب جھوٹے دجال ، مکار و دغا باز بھیجے جائینگے ، ان میں سے ھرشخص دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ھے".
سنن ابی داود اور ترمذی میں حضرت ثوبان ؓ روایت کرتے ھیں کہ رسو ل اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا:"وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي" سنن أبي داود (4252). ترجمه: " میری امت میں بھت بڑے جھوٹ بولنے والے تیس ھوں گے ، سب کے سب دعوی کرینگے کہ وہ اللہ کے نبی ھیں، حالانکه میں خاتم النبیین ھوں، میرے بعد کوئی نبی نھیں ھے".
ان نشانیوں میں سے ایک دریائے فرات میں سونے کے پھاڑ کا ظاھر ھونا جس کے لیے لوگ آپس میں لڑیں گے، ابوھریرہ ؓ روایت کرتے ھیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو" مسلم (2894)، بخاري (7119) " ترجمه:" قیامت اس وقت تک قائم نه ھوگی جب تک دریائے فرات میں سونے کا پھاڑ نه ظاھر ھوجائے، اور لوگ اس پر باھم جنگ کرنے لگیں، حتی که ھر سو میں سے ننانوے قتل ھوجائیں گے ، ان میں سے ھربندہ کھے گا شاید میں زندہ بچوں گا"،
یه وہ علامات ھیں جن کے ظاھرھونے کی مدت زیادہ دور نھیں .

قیامت کی بڑی نشانیاں جو ابھی تک ظاھر نھیں ھوئیں

قیامت کی وہ عظیم نشانیاں جو ابھی تک نھیں آئی ھیں:

پھلی علامت: مھدی کا ظھور: مفسرین لکھتے ھیں که مھدی اھل بیت میں سے ایک آدمی ھوگا اور جب زمین ظلم وجبر سے بھری ھوئی ھوگی تو وہ آکر اسے عدل وانصاف سے بھردے گا، ان کا نام پیغمبر صلی اللہ علیه وسلم کے نام کے موافق ، اور اس کے والد کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے والد کے نام کے موافق ھوگا (محمد بن عبد اللہ) .
ابوداود اور ترمذی عبداللہ بن مسعو رضی اللہ عنه سے روایت کرتے ھیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا: "لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا» (سنن أبي داود 4 / 306 (4282) " ترجمه: "دنیا اس وقت تک ختم نھیں

(c) ketabton.com: The Digital Library

هوگی جب تک کہ میرے خاندان میں سے ایک شخص جس کا نام میرے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کی طرح ھے، زمین کو عدل وانصاف سے بھردے جس طرح وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی".

دوسری علامت: مسیح دجال کا ظهور:

مسیح دجال آدم کی اولا د میں سے ایک آدمی ہوگا جو کہ آخری زمانے میں ظاھر ہوگا، اس کی وجه سے بہت سارے لوگ فتنے سے دوچار ہوجائیں گے ، الله تعالی اس کے ہاتھوں بعض خارق العادہ اعمال ظاھر فرمائے گا، وہ خدائی دعوی کرے گا، جس کا مؤمن آدمی پر کوئی اثر نہیں ہوگا، مکه اور مدینه کے علاوہ تمام شهروں میں داخل ہوگا، آگ اور جنت اس کے ساتھ ساتھ ہوں گے، اس کی آگ جنت ، اور جنت آگ ہوگی۔

صحیح احادیث سے اس کا خروج ثابت ھے: ان میں سے عبد الله بن عمر وبن عاص کی روایت ہے ، جسے امام مسلم نے اپنی صحیح میں رسول الله صلی الله علیه وسلم سے روایت کیا ہے: "يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ مسلم (2940). " ترجمه:" میری امت میں دجال نکل کر زمین پر چالیس تک رھے گا، مجھے نہیں معلوم که 40 دن یا 40 مهینے یا 40 سال ، تو الله تعالی عیسی بن مریم کو بھیجے گا جو عروہ ابن مسعود جیسا ھے، وہ دجال کو بلاکر ھلاک کریں گے".

صحیحین میں عبد الله بن عمرؓ سے روایت ھے که رسول الله صلی الله علیه وسلم لوگوں کے بیچ میں کھڑے ہوئے اور خدا کی ایسی تعریف کی جس کا وہ حقدار ہے، پھر دجال کا ذکر کرکے فرمایا: "إِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ بخاري" (3057)، وصحیح مسلم (169). ترجمه: "میں تمھیں اس سے ڈراتاھوں، اور کوئی نبی ایسا نہیں آیا که اس نے اپنی قوم کو اس سے نه ڈرایا ھو، ان میں سے نوح نے بھی اپنی قوم کو خبردار کیا، لیکن میں اس کے بارے میں وہ بات کهتاھوں جو کسی نبی نے اپنی قوم سے نہیں کهی، دجال کانا ھے، جبکہ خدا ایسا نہیں ھے".

تیسری علامت: عیسی علیه السلام کا نزول ، آسمان دنیا سے زمین پر

وہ زمین پر انصاف قائم کریں گے، صلیب کو توڑے گا، سورکو مارے گا، دجال کا بھی خاتمه کرے گا، جیساکه احادیث رسولؐ اس کی دلیل هیں: رب

(c) ketabton.com: The Digital Library

تعالی فرماتے ہیں: " وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلسَّاعَةِ " (سورة الزخرف: 61) ترجمه: "اور وه دراصل قیامت کی ایک نشانی هے)، مفسرین اس آیت سے عیسی علیه السلام کے نزول کے بارے میں استدلال کرتے هیں، اور یه روایت ابن عباسؓ سے مروی هے ، امام احمد اپنی مسند میں اس آیت کی تفسیر میں ابن عباسؓ سے روایت کرتے هیں که وه فرماتے هیں: "هو خروج عيسى ابن مريم عليه السلام قبل يوم القيامة"(المسند: 1 / 318.) (وه عیسی علیه السلام کا قیامت سے پهلے نزول هے) جس طرح که صحیح احادیث سیدنا عیسی علیه السلام کے نزول پر دلالت کرتی هیں، صحیحین میں حضرت ابو هریرهؓ سے روایت هے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكَمًا عَادِلًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعَ الْجِزْيَةَ وَيفِيضَ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ وَحَتَّى تَكُونَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا" بخاري (2222)، وصحيح مسلم (155) .

ترجمه: " اس ذات کی قسم جس کے هاتھ میں میری جان هے ! یقینا قریب هے که عیسی بن مریم علیه السلام تم میں اتریں ، انصاف کرنے والے حاکم هوں گے، پس وه صلیب کو توڑدیں گے ، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیه ختم کردیں گے اور مال کی فراوانی هوجائے گی حتی که کوئی اس کو قبول نه کرے گا".

چوتھی علامت اور نشانی : یأجوج و مأجوج کا ظاهرنا

یاجوج و ماجوج بهت هی زیاده تعداد میں هوں گے که کوئی انهیں نهیں مارسکےگا، کهاجاتاهے که یه یافث کے پوتوں میں سے هیں جو نوح علیه السلام کی اولاد میں سے تھا، کتاب وسنت کے دلائل ان کے خروج پر دلالت کرتے هیں: رب تعالی سوره انبیاء کی آیات :" 96 اور 97" میں فرماتے هیں: " حَتَّىٰ إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ**وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا " ترجمہ: " یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں اور وه بلندی سے دوڑ رہے ہوں، اور (قیامت کا) سچا وعده قریب آجائے تو ناگہاں کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی ره جائیں" .

شیخین زینب بنت حجشؓ سے روایت کرتے هیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم ایک دن خوف کی حالت میں اس گھر میں داخل هوئے اور فرمایا: " لَا إِلَهَ إِلاَّ اللهُ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَحَلَّقَ

(c) ketabton.com: The Digital Library

بِإِصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيْهَا"..) بخاري (3346)، و صحيح مسلم (2880). ترجمه: الله کے سوا کوئی معبود نہیں ھے ، ملک عرب میں اس برائی کی وجه سے بربادی آجائے گی جس کے دن قریب آنے کو ھیں، آج یاجوج و ماجوج نے دیوار میں اتنا سوراخ کردیاھے ، پھر رسول الله صلی الله علیه وسلم نے انگوٹھے اور اس کے قریب کی انگلی سے حلقه بنایا.."

پانچویں نشانی : کعبه کا انهدام اور اس کے زیورات کا چوری ھونا

محدثین کعبه کے انهدام اور اس کے زیورات چوری ھونے کے بارے میں لکھتے ھیں : که حبشه کا ایک شخص باریک پنڈلی اور لمبی ٹانگوں والا کعبه کو ڈھاکر اس کے زیورات اپنے ساتھ لے جائے گا، ایک حدیث میں شیخین ابوھریره ؓ سے روایت کرتے ھیں که رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا: " يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيقَتَينِ مِنَ الْحَبَشَةِ"بخاري (1591)، و صحيح مسلم (2909). ترجمه:" کعبه کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا "

امام احمد صحیح سند کے ساتھ عبدالله بن عمرؓ سے روایت کرتے ھیں که اس نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سناکه فرمایا: "يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السَّوَيقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا وَيُجَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا وَلَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيهِ أُصَيلِعَ أُفَيدِعَ يضْرِبُ عَلَيهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمِعْوَلِهِ" المسند: 2 / 220. ترجمه: " کعبه کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا ، اور وه اس سے زیب و زینت کو ہٹادے گا ، جیسے اب میں اسے گنجے سر اور ٹیڑے جوڑ کے ساتھ کعبے کو بیلچے اور کٹھڑی سے مارتے ہوئے دیکھ رہاہوں "

چھٹی علامت: دخان : یعنی دھواں

چٹھی علامت سے مراد ایک عظیم دھواں ھے جوکه آسمان میں چھا جائے گا، اور لوگوں کوڈھانپ کر اپنی لپیٹ میں لے گا، قرآن عظیم فرماتے ھیں: "فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ۱۰ يَّغْشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۱۱ " (سورة الدخان" 10 -11) ترجمه: "اچھا ، انتظار کرو اس دن کا جب آسمان صریح دھواں لیے ھوئے آئے گا، اور وه لوگوں پر چھا جائے گا ، یه درد ناک سزا ھے "-

اسی طرح حذیفه بن اسید سے ایک حدیث مروی ھے که: "إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ" مسلم (2901) - ترجمه: " قیامت اس وقت تک نهیں آئے گی جب تک که د س نشانیاں ظاھر نه ھوں ، جن میں : دجال، دھواں اور دابة الارض ھے " -

(c) ketabton.com: The Digital Library

ساتویں نشانی: قرآن کریم کے حروف کا زمین سے آسمان کی طرف اٹھ جانا

قیامت کی بڑی نشانیوں میں سے ساتویں نشانی قرآن کے حروف کا زمین سے آسمان پر اٹھنا ھے، قرآن کی جو آیتیں اور سورتیں مصحفوں میں لکھی ہوئی ہیں، یا انسان کے سینوں میں محفوظ ھیں کچھ بھی نہیں بچے گا، اس کی دلیل حذیفہ ؓ کی وہ حدیث ھے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ھیں: " يَدْرُسُ الْإِسْلَامُ كَمَا يَدْرُسُ وَشْيُ الثَّوْبِ حَتَّى لَا يُدْرَى مَا صِيَامٌ وَلَا صَلَاةٌ وَلَا نُسُكٌ وَلَا صَدَقَةٌ وَلَيُسْرَى عَلَى كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي لَيْلَةٍ فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ مِنْهُ آيَةٌ... " (سنن ابن ماجہ 2 / 1344) ترجمہ: "اسلام ایساہی پرانا ہوجائے گاجیسے کپڑے کے نقش ونگار پرانے ہوجاتے ہیں، حتی کہ یہ جاننےوالے بھی باقی نہ رہیں گے کہ نماز، روزہ، قربانی اور صدقہ و زکاۃ کیا چیزہے ؟ اور کتاب اللہ ایک رات میں ایسی غائب ہوجائے گی کہ اس کی ایک آیت بھی باقی نہ رہ جائے گی---"

آٹھویں علامت : سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

سورج کا مغرب سے طلوع ہونے کے بارے میں قرآن مجید فرماتا ھے:"يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا۝" (سورۃ الانعام : 158) ترجمہ: "جس روز تمہارے پروردگار کی کچھ نشانیاں آجائیں گی تو جو شخص پہلے ایمان نہیں لایا ہوگا اس وقت اسے ایمان لانا کچھ فائدہ نہیں ہوگا یا اپنے ایمان (کی حالت) میں نیک عمل نہیں کئے ہونگے" ۔

متعدد مفسرین کی رائے ھے کہ اس آیت میں رب تعالی کی بعض آیات سے مراد سورج کا مغرب سے نکلناھے۔

طبری اس آیت کے بارے میں مفسرین کے اقوال ذکر کرنے کے بعد کھتے ھیں: "(وأولى الأقوال بالصواب في ذلك ما تظاهرت به الأخبار عن رسول الله صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلِّمِ أنه قال ذلك حين تطلع الشمس من مغربها) "(تفسیر ابن جرید: جلد 8/ 97).

ترجمہ: "اس سلسلے میں سب سے اولی اور درست وہ خبریں ھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بارے میں ھیں" ۔

شیخین ابو ھریرہ ؓ سے روایت کرتے ھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا

(c) ketabton.com: The Digital Library

أَجْمَعُونَ فَذَلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا" بخاري (4636)، و مسلم (157). ترجمه: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو، جب لوگ اسے دیکھیں گے سب کے سب ایمان لے آئیں گے، اس وقت جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہیں کمائی تھی ہے تو اس کا ایمان اس کو کوئی فائدہ نہیں دے گا "۔

نویں نشانی : زمین سے دابۃ الارض کا ظہور

وہ ایک عظیم مخلوق ھے، جس کی لمبائی ساٹھ ذراع اور اس کے ھاتھ ، پاؤں ، اور بال والے (جس کے جسم اور چھرے پر گھنے بال) ھوں گے ، اور کھتے ھیں که اس کی تخلیق بھی دوسرے جانوروں کی طرح ھے، قرآن وسنت نے قیامت کے واقع ھونے سے پھلے اس کی دلیل دی ھے ، اللہ تعالی فرماتے ھیں: "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ۝٨٢ " (سوره نمل: 82) ترجمه: " اور جب ہماری بات پوری ہونے کا وقت ان پر آپہنچے گا تو ہم ان کے لیے جانور زمین سے نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے"
ابوھریرہ ؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سے روایت کیا ھے که آپؐ فرمایا: "ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ" مسلم (158). ترجمه: "تین چیزیں ھیں جب ان کا ظھور ھوجائے گا، تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نه کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نه دے گا، (1) سورج کا مغرب سے طلوع ھونا ، (2) دجال کا ظھور (3) اور دابة الارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت کا نکلنا ۔

امام احمد ابو امامه رضی اللہ عنه سے روایت کرتے ھیں که رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا: "تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيمِهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَعِيرَ فَيَقُولُ مِمَّنِ اشْتَرَيْتَهُ فَيَقُولُ اشْتَرَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخَطَّمِينَ" (المسند: 5 / 268) ترجمه:دابۃ الارض نکلے گا اور لوگوں کی ناک پر نشان لگائے گا ، یہاں تک کہ ان کی تعدداد اتنی بڑھ جائےگی کہ ایک شخص اونٹ خریدےگا، اس سے پوچھیں گے کہ یہ اونٹ کس سے خریدا ہے؟ وہ جواب میں کہے گا : ان نشان والوں میں سے ایک سے (جس کی ناک پر دابۃ الارض نے نشان

(c) ketabton.com: The Digital Library

لگایاہے) ۔

دسویں نشانی اور علامت: ایک بڑی آگ کا ظهور

یه آگ عدن (ایک بندرگا ہ یمن میں) لگے گی، اور لوگوں کو ان کے اجتماع گاہ کی طرف هانگ کہ لے جائے گی، یه قیامت کی آخری نشانی هے، اس نشانی کی دلیل حذیفه بن اسید کی حدیث جو پهلے گذرچکی هے، جو مسلم نے روایت کی هے که پیغمبر صلی الله علیه وسلم فرماتے هیں: "وَآخِرُ ذَٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ" مسلم (2901). ترجمه: " اور اس کی آخری (نشانی) آگ ہوگی جو یمن سے نکلے گی لوگوں کو محشر کی جانب ہانک کہ لے جائے گی "۔

حذیفهؓ کی ایک اور روایت میں آیا هے که : " وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قُعْرَةِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ " ترجمه: "ایک آگ عدن کے کنویں سے ظاہر ہوگی جو لوگوں کو ہانک کہ لے جائے گی"۔

یه سب سے بڑی نشانیاں تهیں جو قیامت کے وقوع سے پهلے ظاهر هوں گی ، جب نشانیاں آئیں گی تو الله تعالی کے حکم کے مطابق قیامت قائم هوگی، اور روایت هے که یه نشانیاں ریڑھ کی هڈی کے مهروں کی طرح یکے بعد دیگرے آئیں گی، جب ان میں سے کوئی ایک ظاهر هوجائے تو اس کی پیچھے دوسری ظاهر هوگی ۔

طبرانی "اوسط" میں ابو هریرهؓ سے انهوں نے بنی کریم صلی الله علیه وسلم سے روایت کیا هے که آپ نے فرمایا:" خروج الآيات بعضها على إثر بعض، يتتابعن كما تتابع الخرز في النظام" (المعجم الوسيط: 5 / 148، (4283)) .

قیامت کی حتمی تاریخ پوشیده رکھنے کی حکمت

بعض مرتبہ دل میں خیال آسکتاہے که قیامت کے وقوع کا زمانه معین نه کرنے کی وجه کیا هے، اس میں کونسی حکمت پوشیده هے، جس کی تاریخ هم انسانوں کو معلوم نهیں هے، اس سوال کے جواب میں مفسرین نے کهاهے که قیامت کے آنے کی صحیح تاریخ کو چهپانا انسانی نفس کی اصلاح کے لیے ضروری هے۔

قیامت کی صحیح تاریخ پوشیده هے یه ایک اهم معامله هے که انسان کو اس کے وقوع پذیر هونے کا یقین هو، لیکن وه یه نهیں جانتا که یه قیامت کس لمحے اس پر آکر اس کو گهیر لے گی، اس طرح انسان کو اپنے انتظار میں رکھے گی۔

تفسیر "فی ظلال القرآن" کے مصنف اس بارے میں لکهتے هیں: مجهول اور

(c) ketabton.com: The Digital Library

نا معلوم انسان کی زندگی اور اس کی نفسیاتی ساخت میں ایک لازمی عنصر اور عامل هے، اس لیے انسانوں کے لیے ضروری ہے کہ زندگی میں ان کے ایسی مجهول بهی هو که اس کے انتظار میں وه بیٹھے رهیں، اور اگر انسان کو سب کچھ مل جائے، تو اس کا یہ ہوگا که اس کی چستی ، خوش مزاجی ، جدوجهد اور کوشش رک جائے گی، تو اس کی زندگی پستی اور جمود سے دچار هوجائے گی ۔

جی هاں! انسان مجهولات کے پیچھے چلتے هیں، مجهولات کی وجہ سے وه محتاط رہتے هیں، اور احتیاط سے کا م لیتے ہیں، وه پر امید هوکر تجربات کرتے رہتے ہیں، اور سیکھتے هیں، اپنی طاقت اور هنر اور اپنے آس پاس کی دنیا کے رازوں کو دریافت کرتے هیں، دلوں اور احساسات کو قابو میں رکھنا ، نامعلوم اور وعده شده قیامت ان کو طغیان اور سرکشی سے بچاتی هے ۔

وه نهیں جانتے که قیامت کونسے دن اور کونسی تاریخ کو وقوع پذیر هوگی، اس لیے وه مسلسل اس کے وقوع کے انتظار میں هیں، اور مستقل اس کے لیے تیار هوتے هیں، چنانچہ قیامت کا مجهول هونا ان لوگوں کے لیے مثبت نتائج لاتا هے ، جن کی فطرت سالم اور سیدهی هو، لیکن جن کی طبعیت بگڑجاتی هے ، اور خواهشات کی اطاعت کرتے هیں، و ه غفلت اور جهالت میں مبتلا ہوجاتے ہیں، اور آخر کار تباهی کے گڑھے میں جاگرتے هیں. (قیامت کا دن "تفسیر فی ضلال القرآن " جمع و اعداد احمد فائز صفحه 98) ۔

قیامت کے واقع هونے کی پیشین گوئی

لوگ قیامت کے آنے کے بارے میں کثرت سے سوال کرتے هیں، اور اکثروبیشتر نبی کریم صلی الله علیه وسلم سے بهی پوچھتے تھے ، تو اس سوال کا جواب رب تعالی کی طرف سے اس طرح آیاہے " يَسۡـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ عَنِ ٱلسَّاعَةِۖ○" (سورة الاحزاب: 63) ، "يَسۡـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلسَّاعَةِ" (النازعات: 42- 44)

رب تعالی نے یہ علم کسی مقرب فرشتے اور کسی نبی مرسل کو نهیں دیاهے، اس لیے نبی صلی الله علیه وسلم نے قیامت کے وقوع سے متعلق جبرئیل کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا: "اس مسئلے میں مسئول سائل سے زیاده باخبر نهیں هے" اس بنا پر کوئی بهی گفتگو اس معاملے میں اور هروه بات اس پر که قیامت فلاں سال وقوع پذیر هوگی، رب پر ایک قسم کا جهوٹ باندهنا هے، اور جو لوگ اس میدان میں نظریه سازی اور بحث کرنے میں مصروف هیں وه در اصل قرآنی طریقه اور پیغمبرانه کردار کی مخالفت کرتے هیں ، الله و رسول لوگوں کو ایسی چیزوں کو ترک کرنے کی هدایت کرتے هیں،

(c) ketabton.com: The Digital Library

خدا اور رسول انسان کو ایسے دن کے لیے ایمان اور عمل صالح کے ساتھ تیار رهنے کی دعوت دیتے هیں اوربس ۔

جو لوگ اس با رے میں با ت کرتے ہیں یا اس کی متعین معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو کیا لوگ سو چتے ہیں کہ جس چیز کو رسولﷺ اور جبرائیلؑ نہیں جا ن سکے، اسے یہ لوگ جا ن جائیں گے، جو لوگ سلیم الفطرت ہیں اور خدا کی با توں کو سنتے ہیں، ان کو اس با ت سے عبرت حاصل کرنی چاہیے اور قیامت کے وقوع پذیر ہونے کی تاریخ متعین کرنے سے دست بردار ہونا چاہیے، اور ہم بھی ان کو خیر خواہی سے مشورہ دیتے ہیں ، ہمیں اس مسئلے پر اتنی ہی بحث کرنی چاہیے جتنی نبیﷺ ،صحابہ کرام اور بزرگان دین نے کی ہے، اگر قیامت کے وقوع کی تاریخ جا ننے میں بشریت کا کوئ فائدہ اور نفع ہوتا تو یقیناً اللہ تعالٰی انسان کو اس سے با خبر رکھتا، لیکن اللہ تعالٰی نےاس علم کو انسانوں سے ان مصلحتوں کی بنا پر چھپا رکھاہے جو انسانوں کے لیے اللہ کے مدنظر ہیں ۔

اقتدا کرنے والوں کو اپنے پیشرؤوں کی پیروی کرنی چاہیے اور ان کے حالات سے سبق سیکھنا چاہیے،

بعض اسلاف نے اس تنا ظرمیں بحث کی ہے ،اور قیامت کے وقوع ہونے کی نشانیاں بیان کی ہیں،ان کی طرف سے وقت مقررہ آچکا ہے، لیکن کوئی بھی حادثہ اب تک وقوع پذیرنہیں ہوا،ان حضرات میں علامہ طبریؒ ہیں، اللہ تعالی ان کی بخشش فرما دے، علامہ طبری نے بعض نصوص سے یہ فہم لیا کہ دنیا بعثت نبوی کے پندرہ سو سال بعد اختتام پذیر ہوگی، (مقدمہ ابن خلدون ۰۹۱۸) اور اب طبری کی آخری تاریخ کو تقریبا ایک ہزار سال گزر چکے ہیں،لیکن ابھی تک ان کی پشین گوئی پوری نہیں ہو ئی ، ان حضرات میں سے ایک علامہ سیو طی بھی ہے، وہ اپنی کتاب (الکشف) میں لکھتےہیں کہ قیامت پانچویں صدی کے شروع میں نبوت کے پہلے ہزار سال کے بعد قائم ہوگی، اور اب اس تاریخ کو بھی کئی سال گزرچکے ہیں جو انہوں نے متعین کیے تھے، لیکن قیامت قائم نہیں ہوئی، حتی کہ اس کی بہت سی نشانیاں اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں، (لوامع انوارالبهية :66/2)۔

سہیل نے سورتوں کے شرو ع میں تکرار کو ہٹا کر حروف مقطعات کو جمع کیا اور (ابجد) کے جملے کے حساب سے کئی سو سال پہلے سے قیامت تک کے وقت کا تعین کیا (مقدمہ ابن خلدون:۰۹۱)۔

بنی آدم میں بہت سے لوگوں نے اس معا ملے پر تبصرہ کیا ہے اور بغیر دلیل کے غلط راہ پر چل پڑے، یہ تمام نظریات تخمینے اور اندازے ہیں اور ان میں کوئی صداقت نہیں ہے، اس با رے میں میرے پاس آخری اطلاع یہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

ہے کہ ڈاکٹر بھائي نامی ایک شخص نے سورتوں کے شرو ع سے ریاضی کے اعداد دو شمار جو حروف مقطعات سے لیے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ :قیامت سال (۱۸۱۰) ہجری میں واقع ہو گی ، لیکن اس نظریہ کے بے بنیاد ہونے کے لیے میں یہ ضرور کہوں گا کہ اندازے اور وقت مقرر کرنے کی غلطیاں ثابت ہوچکی ہیں، ان سب نے یہی رویہ اختیار کیا تھا ، ان میں صرف نشانی اور معین مدت کے بیان میں اختلاف ہے، اس لیے جو بھی حساب غلط معیار کی بنیاد پر ہوگا،وہ بالاآخر غلط نکلے گا ۔

علامہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے قیامت کی تاریخ پر تبصرہ کرنے والوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ وہ تمام لوگ جنہوں نے قیامت کی تاریخ کے بارے میں بات کی وہ اس شخص کی طرح ہیں جس نے (الدر المنظم فی معرفة الاعظم)نا می کتاب لکھی اور دس دلائل بیان کرتے ہوئے قیامت قائم ہونے کی درست تا ر یخ کی طرف اشارہ کیا ہے، یا جنہوں نے حرو ف مقطعات یا ابجد کی بنیاد پر بات کی ہے یا جس نے (عنقاءمغرب) کی بارے میں لب کشائی کی ہے ، یہ سب اگرچہ اپنے پیروکاروں کے نزدیک قدر اور اعتبار رکھتے ہیں، لیکن ان میں سے اکثرغلط اور جھوٹے ہیں ، اور متعدد دلائل سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ انہوں نے بغیر دلیل کی با ت کی ہے اور کرتے ہیں، اگرچہ وہ کشف، اسرار و رموز کی پہچان کا دعوی رکھتے ہیں، ہم نے کہا اکثر ان کے ، کیونکہ ان میں سے بعض غلطی سے اس بحث میں داخل ہو گئے تھے، دوسروں کو گمراہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے تھے، جیسے:طبری اور سیوطی ، خدا تعالًی فرماتا ہے :" قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۳۳" (سورہ العمران:۳۳) ترجمہ: "اے نبیؐ ان سے کهو كه میرے رب نے جو چیزیں حرام کی هیں وہ تو یه هیں : بے شرمی کے کام خواہ کھلے هوں یا چھپے اور گناہ اور حق کے خلاف زیادتی اور یہ کہ الله کے ساتھ کسی کو شریک کرو جس کے لیے اللہ نے کوئی دلیل نازل نہیں کی اور یہ کہ اللہ کے نام پر کوئی ایسی بات کہو جس کے متعلق تمہیں علم نہ ہو کہ وہ حقیقت میں اس نے فرمائی ہے کہ نہیں " ۔

یقینا قیامت کی تا ریخ جاننے کا دعوی بغیر علم کے دعوی ہے (مجموع الفتاوی ،شیخ الاسلام:342/4)

قیامت اور شب و روز کی بے برکتی کی نشانی

امام بخاری حدیث نمبر ۱۰۳۶ میں ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

(c) ketabton.com: The Digital Library

"لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يقْبَضَ الْعِلْمُ، وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ" ترجمہ: "قیامت اس وقت نہ آئے گی جب تک علم دین نہ اٹھ جا ئے گا، اور زلزلوں کی کثرت نہ ہو جا ئے ، اور زمانہ جلدی جلدی نہ گزرے اور فتنے فساد پھوٹ پڑیں ، اور ہرج کی کثرت ہو جا ئے، (ہرج) سے مرادقتل ہے، اور تمہارے درمیان قتل اور مال و دولت کی اتنی کثرت ہو گی کہ وہ ابل پڑے گی".

اور امام احمد نمبر (١٠٢٦)میں ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول الله ﷺ نے فر ما یا "لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ، وَيَكُونَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ، وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ، وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ، وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَاحْتِرَاقِ السَّعَفَةِ" ترجمہ: "قیامت قائم نه هوگی یهاں تک که زمانه کی مسافت قریب هوجائے گی، یهاں تک که سال مهینے کے اور مهینه مثل هفته کے اور هفته مثل دن کے اور دن ایسا هوجائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگے اور جلد بھڑک کر ختم هوجائے (یعنی: بهت جلد جلد وقت گزرے گا".

(اس کی اسنادصحیح مسلم کی شرط پر ہے ،البانی نے صحیح الجامع میں نمبر ۷۴۳۲ اسے صحیح کہا ہے)

مذکو رہ بالا دونوں احا دیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ قیامت کی نشانیوں میں سے زمانے کا نزدیک ہونا ہے ، علماء زمانے کی قربت کے معنی میں اختلاف رکھتے ہیں ، اور اس بارے میں بہت سارے اقوال ہیں ، ان میں سے بہترین قول یہ ہے کہ: وہ زمانے کی نزدیکی کو حسی اور معنوی نزدیکی پر لے جا تے ہیں-

روحانی نزدیکی

رو حانی نزدیکی کا مطلب یہ ہے کہ برکت ختم ہوجائے، اور یہ آنے والے وقتوں میں واقع ہوگا ،اس قول کو قاضی عیاض نو وی اور حافظ ابن حجرنے اختیار کیا ہے .

امام نو ویؒ کہتے ہیں : دن کے چھوٹے ہونے کا مطلب اس میں برکت کا نہ ہو نا ہے ، مثال کے طور پر دن گذر جا تا ہے لیکن اس سے ایک گھنٹے کے مقدار کا فا ئدہ اٹھا جاتاہے-

حا فظ کہتے ہیں : سچی با ت یہ ہے کہ اس کا مطلب ہر چیز اور یہا ں تک کہ وقت سے بھی بر کت کا ختم ہو نا ہے کہ جو قیامت کے قریب ہو نے کی نشانیوں میں سے ایک ہے، روحانی قربت سے مراد دور دراز مقامات کے درمیان رابطے کی آسانی اور ان فاصلوں کے درمیان سفر کی رفتار اور تیزی بھی ہوسکتی ہے اسے بھی زمانے کی نزدیکی کیا جاسکتاہے، یہ کہنا مبالغہ

(c) ketabton.com: The Digital Library

آرائی نہیں ہے کہ ما ضی میں جو فا صلے کئی مہینوں میں طے ہوتے تھے وہ اب چند گھنٹوں میں ہوجاتے ہیں ۔
شیخ بن با ز فتح الباری کی تعلیق (522/2) میں کہتے ہیں کہ : جس نزدیکی کا حدیث میں ذکر ہے اس سے مراد شہروں اور براعظموں کے در میان کی مسافت اور نزدیکی ہے جو ہوا ئی جہاز وں، گاڑیوں اور دیگر وہ تمام چیزیں جو اس طرح کی بنا ئی گئی ہیں ، ان کی وجہ سے کمی آئی ہے ۔

حسی نزدیکی:

حسی نزدیکی سے مراد یہ ہے کہ زمانے کا مختصر ہونا محسوس کیا جا تا ہے ، رات اور دن کے گھنٹے تیزی سے گزر جاتے ہیں ، ایسا لگتاہے کہ ان گھنٹوں کے گزرنے میں کوئی فاصلہ ہی نہیں، اس واقعے کا رونما ہونا کوئی غیر ممکن چیز نہیں ہے، اس کی تائید کے لیے دجال کے زمانے کی طرف دیکھا جا سکتا ہے کہ اس کے زمانے میں ایک دن ، سال، مہینے اور ہفتے کی طرف لمبا ہوگا، تو جس طرح دن لمبے ہوسکتے ہیں اسی طرح چھوٹے بھی ہو سکتے ہیں، کہ وہ دنیا کے نظم و نظام میں اختلاف اور دنیا کے خاتمے کی وجہ سے ہوگا ۔
حافظ"الفتح" میں ابن جمرہ سے نقل کرتے ہیں کہ اس نے کہا : زمانے کے نزدیک ہونے سے مراد جو حدیث میں ہے : "لاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَكُوْنَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ" اس کے چھوٹے ہو نے کی طرف اشارہ ہے ، اس بنا پر چھوٹے ہونے کو حسی ہونا چا ہیے ، البتہ اس سے روحانی معنی بھی لیا جا سکتا ہے، لیکن حسی میں فاصلہ مراد نہیں ہوتا، اور شاید یہ ان چیزوں میں سے ہے جو قیامت کے قریب ہونے کی علامت ہے ، لیکن روحانی نقطہ نظر سے اس سے وقت اور فاصلہ مراد ہو تا ہے،کہ دین کے علم رکھنے والے اس کو جانتے ہیں،اور دنیا والے اگر سمجھدار اور عقل مند ہیں تو وہ بھی جان لیں گے، کہ وہ پہلےکی طرح بڑے بڑے کام انجام نہیں دے سکتے ، اس کی وجہ سے وہ شک و شبہ میں پڑجا تے ہیں، لیکن اس کی وجوہات کا ا دراک نہیں کر سکتے ، شاید اس کی وجہ ایمان کا ضعیف ہونا ہے کہ یہ حد سے زیادہ خلاف شرع کا م کرتے ہیں ، اور اس سے سخت تر اور بد تر وہ خوراک اور کھانےہیں کہ جن کے حرام ہونے میں کوئی شک و تر دد نہیں ہو تا ، اور اکژ لوگ اس کے حلال یا حرام ہونے کی پرواہ نہیں کرتے ، بلکہ اپنی تمام تر کوششیں کو اسے حاصل کرنے کے لیے بروئے کار لاتے ہیں ، اور اپنی عقل سے کام نہیں لیتے، اس بحث کا نتیجہ اور ما حصل یہ ہے کہ زما نہ ، رزق و روزی، اور خوراک میں برکت مظبوط ایمان، خدا کے احکا م کی پیروی اور اس کے نو اہی سے دوری اختیار کرنے میں ہے ، اس دعوی کی دلیل اللہ تعالی کا

(c) ketabton.com: The Digital Library

فرمان ہے :"وَلَوْ أَنَّ أَهْلَ الْقُرَىٰ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِم بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ"
ترجمہ: "اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقوی اختیا ر کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے" ۔
سیوطی نے الحاوی للفتاوی میں(۱/۴۳) مذکورہ حدیث کے معنی میں کہا ہے کہ:" کہا جاتا ہے کہ اس سے مراد حسی صورت میں چھوٹا ہونا ہے،یعنی: رات اور دن کے اوقات قیامت کے قریب مختصر کر دیےجائیں گے،اور روحانی طور پر بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا مطلب ہے وقت کا تیزی سے گزرنا اور ہر چیز سے برکت کا ختم ہونا ، حتی کے زمانے سے بھی برکت ختم ہوجائے گی..اس کے علاوہ اور بھی اقوال ہیں ، واللہ اعلم۔
ان تینوں اقوال میں: برکت کا ختم ہونا، رابطے کی سہولت او رحسی صورت میں قریب ہونا، کوئی تعارض نہیں ھے، اور یه که حدیث ان سب کی طرف اشارہ کرتی ھے اس پر بھی کوئی مانع نہیں ھے ۔
ایک قول یہ بھی ہے کہ: خطابی نے کھا ھے که: اس سے مراد زندگی سے لطف اندوز ھوناھے ، حافظ نے اس سے نقل کیا ھے که وہ کھتاھے: وہ چاھتاھے که اس سے مھدی ؒکا خروج مراد ھے – واللہ اعلم- جب زمین پر حق ظاھر ھوگا، انصاف کا بول بالا ھوگا، اور لوگ زندگی سے لطف اندوز ھوں گے، مگر اس کی مدت مختصر ھوگی ، لوگوں کی خوشی کے دن تھوڑے عرصے میں گذرجاتے ھیں، اوراگر یه لمبا عرصه تک رھے ہیں تو ناگوار ھوجاتے ھیں، نتیجتًا اس کی مدت کم ھوتی ھے، پھر حافظ کھتے ھیں که : میں کھتاھوں که خطابی نے جو کچھ ذکر کیا اس میں وہ تأویل کی طرف گئے ھے، کیونکه زمانے میں نقصان نہیں ھوگا، ورنه حدیث کی ضمانت دینے والا اسے ھمارے زمانے میں وجود میں لاتا، نتیجتًا ھم اس حدیث سے وقت کی کمی کے بجائے ، دنوں کا تیزی سے گذرنا سمجھتے ہیں، کیونکه ھمار ا زمانه ماقبل کے زمانے سے کوئی فرق نہیں رکھتا، اس حدیث سے مرادیہ نہیں ہے زندگی سے لطف اٹھایا جائے گا، بلکہ درست یه ھے که زندگی سے برکات کا ختم ھوجائیں گے، ابن بطال کھتاھے: اس سے مراد عبادت کی کمی کی وجه سے لوگوں کی عمروں کا نزدیک ھوناھے، یھاں تک که گناھوں او رفسق وفجور کے غلبه کی وجه سے اور فاسد انسانوں کے بکثرت ظاھر ھونے کی وجه سے کوئی بھی نہیں ھوگا که امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا فریضه انجادم دے ۔ (ملاحظه فرمائیں: فتح الباری : 13/ 21) شرح حدیث رقم : 7061) (إتحاف الجماعة للتويجري (497/1)،

(السنن الواردة في الفتن وغوائلها والساعة وأشراطها) لأبي عمرو عثمان الداني، تحقيق د/ رضاء الله

(c) ketabton.com: The Digital Library

المبارکفوری.(أشراط الساعة)للوابل (صفحه 120)
یه تأویل حدیث کی ظاهر کے خلاف هے، اور یه جمله بنی صلی الله وعلیه وسلم کی دوسری حدیث کی روشنی میں رد کیاجاتاهے، " السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبَ الزَّمَانُ،فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ..الخ "الخ اس کی ظاهر سے یه مفهوم هوتاهے که اس سے مراد زمانے کا نزدیک هونا هے نه که لوگو ں کی عمر کا.

صدق الله العظيم وصدق رسوله النبي الكريم

Get more e-books from www.ketabton.com
Ketabton.com: The Digital Library